بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۶ شہادہ ۱۳۴۲ ہش | یکم ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۵ اپریل بوقت پونے نو بجے صبح ۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر نسبتاً بہتر رہی ۔ مگر شام کے قریب کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی ۔ رات نیند آگئی ۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھمّ آمین

ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۲۵ اپریل بروز جمعرات مکرم مولوی دوست محمد صاحب "جماعت اسلامی کی تاریخ" کے موضوع پر مسجد محمود میں بعد نماز عشاء خدام سے خطاب فرمائیں گے ۔ جملہ خدام اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شریک ہو کر استفادہ فرمائیں ۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

ہماری جماعت کا مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت کو قائم کرنا ہے

دُنیا کے کاموں میں ہرگز منہمک نہ ہو اور سچا تقویٰ اختیار کرنے کی کوشش کرو

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقوےٰ اختیار کریں ۔ دنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے ۔ حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے ۔ دنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے ۔ ذرا سا نقصان دنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصّہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں ۔ جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصّہ میں دیکھی جاتی ہیں ۔ لالچ کی نیت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں ۔ نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں ۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقعہ ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچا تقوےٰ اٹھ گیا ہے اور سچا ایمان بالکل نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقوےٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے ۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ بہت سا حصہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے ۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں ۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیت کے تقاضے نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دور رہیں ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۵)

یہ غریب طلباء کی امداد کا خاص وقت ہے

مخیّر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اِس وقت سکولوں اور کالجوں کی اکثر جماعتوں کے سالانہ امتحانات عنقریب ہونے والے ہیں یا بعض کے ہو چکے ہیں جس کے بعد غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں کے داخلہ کی رقم وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہو گی جس کے بغیر وہ تعلیم سے رہ جائیں گے ۔ سلسلہ کی گزشتہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی امداد کے ذریعہ اچھی تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور بڑے کارآمد وجود بن گئے ۔ پس میں جماعت کے مخلص اور مخیّر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آکر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں ۔ یقیناً یہ ایک بڑا کارِ ثواب ہے اور اس میں حصہ لینے والے خدا سے اجر پائیں گے ۔ جیسا کہ میں اپنے گزشتہ اعلانوں میں تصریح کر چکا ہوں ۔ میں صرف ان طلباء کی امداد کرتا ہوں جن کے متعلق تعلیمی رپورٹ اچھی ہوتی ہے اور ان کی صحت اور اخلاقی حالت بھی تسلّی بخش ہوتی ہے ۔ پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آکر اس کارِ خیر میں حصہ لیں اور جماعت کے ہونہار بچوں کی امداد کا ثواب کمائیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء والسلام خاکسار ۔ مرزا بشیر احمد

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶- اپریل ۶۳ء

اسلامی اصول کی فلاسفی

"آج اس جلسہ مبارک میں جس کی غرض یہ ہے کہ ہر ایک صاحب جو بلائے گئے ہیں سوالاتِ مشتہرہ کی پابندی سے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرماویں میں اسلام کی خوبیاں بیان کروں گا۔ اور پہلے اس سے کہ میں اپنے مطلب کو شروع کروں اس قدر ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ جو کچھ بیان کروں خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف سے بیان کروں۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص جو کسی کتاب کا پابند ہو اور اس کتاب کو ربانی کتاب سمجھتا ہو وہ ہر ایک بات میں اسی کتاب کے حوالہ سے جواب دے اور اپنی وکالت کے اختیارات کو ایسا وسیع نہ کرے کہ گویا وہ ایک نئی کتاب بنا رہا ہے۔ سو چونکہ آج ہمیں قرآن شریف کی خوبیوں کو ثابت کرنا ہے اور اس کے کمالات کو دکھانا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ہم کسی بات میں اس کے اپنے بیان سے باہر نہ جائیں اور اسی کے اشارہ یا تصریح کے موافق یا اسی کی آیات کے حوالہ سے ہر ایک مقصد کو تحریر کریں تا ناظرین کو موازنہ اور مقابلہ کرنے کے لئے آسانی ہو اور چونکہ ہر ایک صاحب جو پابندِ کتاب ہیں اپنی اپنی الہامی کتاب کے بیان کے پابند رہیں گے اور اسی کتاب کے اقوال پیش کریں گے۔ اس لئے ہم نے اس جگہ احادیث کے بیان کو چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ تمام صحیح حدیثیں قرآنِ شریف سے ہی لی گئی ہیں اور وہ کامل کتاب ہے جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے۔ غرض آج قرآنِ شریف کی شان ظاہر ہونے کا دن ہے۔ اور ہم خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اس کام میں ہمارا مددگار ہو۔ آمین۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۹-۲۰)

یہ وہ الفاظ ہیں جن سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ عظیم الشان لیکچر شروع ہوتا ہے جو جلسۂ مذاہب ۱۸۹۶ء میں پڑھا گیا یہ جلسہ مذاہب سوامی سادھو شوگن چندر صاحب کی سعی سے دوسری بار لاہور میں ۲۶، ۲۷، ۲۸، اور ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کو منعقد ہوا تھا اور جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق مضامین پڑھے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون متذکرہ بالا اسی جلسہ میں حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ یہ مضمون پڑھنے سے قبل ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار "سچائی کے طالبوں کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری" کے زیرِ عنوان شائع فرمایا جس میں حضور نے اپنے ایک الہام کی بنا پر اعلان فرمایا تھا کہ

یہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا

آپ اشتہار میں فرماتے ہیں:-

"مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ وہ یہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں، خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالمِ کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللہ اکبر خربت خیبر۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی۔ یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے سو مجھے جتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا ان اللّٰہ معک ان اللّٰہ یقوم اینما قمت یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۹-۱۰)

ذیل میں ہم چند آراء نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضور اقدس علیہ السلام کی یہ پیشگوئی کس طرح حرف بہ حرف پوری ہوئی:-

(۱) "اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی میرزا غلام احمد قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی جو اسلام کی حمایت و حفاظت میں ماہر کامل ہیں۔ اس لیکچر کو سننے کے لئے دور و نزدیک سے مختلف فرقوں کا ایک جمِ غفیر اُمڈ آیا تھا۔ - - - ۲۷ تاریخ کو یہ لیکچر تین گھنٹے ہوتا رہا اور عوام الناس نے نہایت ہی خوشی اور توجہ سے اس کو سنا۔ لیکن ابھی صرف ایک سوال ختم ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے وعدہ کیا کہ اگر وقت ملا تو باقی حصہ بھی سنا دوں گا۔ اس لئے مجلس انتظامیہ اور صدر نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ۲۹ دسمبر کا دن بڑھا دیا جائے (ترجمہ) (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور)

(۲) "مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی ایک مکمل اور حاوی لیکچر تھا جس میں بے شمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفۂ الٰہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہلِ مذاہب ششدر ہو گئے تھے کسی شخص کے لیکچر کے وقت اتنے آدمی جمع نہیں تھے۔ جتنے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت۔ تمام ہال اوپر نیچے سے بھر رہا تھا اور سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے۔ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت اور دیگر سپیکروں کے لیکچروں کے امتیاز کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ مرزا صاحب کے لیکچر کے وقت خلقت اس طرح آ کر گری جیسے شہد پر مکھیاں۔ مگر دوسرے لیکچروں کے وقت بوجہ بے لطفی بہت سے لوگ بیٹھے بیٹھے اُٹھ جاتے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا لیکچر بالکل معمولی تھا۔ وہی مُلّائی خیالات تھے جن کو ہم لوگ ہر روز سنتے ہیں۔ اس میں کوئی عجیب و غریب بات نہ تھی اور مولوی صاحب موصوف کے دوسرے لیکچر کے وقت کئی شخص اُٹھ کر چلے گئے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کو اپنا لیکچر پورا کرنے کے لئے چند منٹ زائد کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔"
(چودھویں صدی یکم فروری ۱۸۹۷ء)

(۳) "اگر اس جلسے میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے۔"
(اخبار "جنرل و گوہر آصفی" کلکتہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت

(باقی ص۸ پر)

ذکرِ حق دہر میں پھر عام ہمیں کرنے دو

راستہ چھوڑ بھی دو کام ہمیں کرنے دو
ذکرِ حق دہر میں پھر عام ہمیں کرنے دو

دامِ الحاد نے پھیلایا ہے مکاری کا
دھجیاں دھجیاں یہ دام ہمیں کرنے دو

خلعتیں تم کو مبارک ہوں شہنشاہوں کی
زیبِ تن جامۂ احرام ہمیں کرنے دو

لُوطؑ کی آندھی بھی ہے نوحؑ کا طوفان بھی ہے
پھر دعاؤں سے انہیں رام ہمیں کرنے دو

تشنہ لب بیٹھا ہے تنویرؔ زمانہ کب سے
دور میں ساغرِ اسلام ہمیں کرنے دو

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء

سوال۔ کیا ایک بچہ دوسرے بچوں کو نماز باجماعت پڑھا سکتا ہے؟

جواب۔ ایک نابالغ مگر سمجھدار بچہ کی امامت ہے اس میں کوئی ہرج نہیں اگر مقتدی بڑی عمر کے ہوں اور ان میں کوئی اچھا پڑھا لکھا نہ ہو جماعت کرانا نہ جانتا ہو۔ لیکن چھوٹی عمر کا بچہ سمجھدار ہو۔ قرآن خوب پڑھ سکتا ہو۔ نماز کے مسائل سے واقف ہو۔ تو وہ ایسے بڑی عمر کے لوگوں کا امام بھی بن سکتا ہے۔

حضرت عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے ایام میں میری عمر چھ سات سال کی تھی اس زمانہ میں بڑی کثرت سے قبائل مسلمان ہو رہے تھے۔ ہمارے قبیلہ میں سب سے پہلے میرا باپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے قبیلہ کی نمائندگی میں اسلام قبول کیا واپس آکر اس نے لوگوں کو حضور کی ہدایات سنائیں کہ اتنی نمازیں فلاں فلاں وقت میں پڑھی جائیں۔ نماز کے وقت اذان دی جائے۔ اور تم میں سے جو زیادہ قرآن جانتا ہے وہ امام بنے۔ میری عمر اگرچہ چھوٹی تھی۔ لیکن ان میں سے سب سے زیادہ میں قرآن جانتا تھا۔ کیونکہ مجھے علم کا شوق تھا اور مسلمانوں کے جو قافلے ہمارے قریب سے گزرتے ان کے پاس جا کر میں ان سے قرآن کریم سنتا۔ اور یاد کر لیتا۔ چنانچہ لوگوں نے مجھے ہی امام بنا لیا۔ میری چادر بہت چھوٹی تھی۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو بے پردگی ہوتی۔ ایک عورت نے مزاحاً کہا بھائیو! اپنے امام کا ننگ تو ڈھانکو۔ چنانچہ لوگوں نے مجھے قمیص بنوا دی۔ اس وقت قمیص پہننے کی مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(نیل الاوطار ص ۱۶۵ ج ۳ بروایت بخاری)

سوال۔ کتنی عمر میں روزہ فرض ہوتا ہے؟

جواب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"روزوں کا حکم پندرہ سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزہ رکھوانا ان کی صحت پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ان کے لئے ایسا ہوتا ہے جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس زمانہ میں کہ وہ طاقت اور قوت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہوتے ہیں اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا ان کے لئے بہت مضر ہے۔ پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔" (الفضل ۱۴ مارچ ۶۳ء)

سوال۔ بعض لوگ کسی کو روپیہ قرض دیتے ہیں اور اس کی زمین رہن لے لیتے ہیں لیکن یہ سب زبانی معاہدہ ہوتا ہے۔ نہ تو مرتہن اس زمین پر ذاتی طور پر قبضہ کر کے اس پر ہل وغیرہ چلاتا ہے اور نہ سرکاری کاغذات میں اسے مرتہن کی مقبوضہ زمین درج کیا جاتا ہے کیا ایسی مرہونہ زمین کی پیداوار کے نام سے مرتہن راہن سے کوئی غلہ وغیرہ وصول کر سکتا ہے۔

جواب۔ رہن پر قبضہ ضروری ہے۔ قبضہ کی دو صورتیں متصور ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ مرہونہ شے کو مرتہن اپنے تصرف اور نگرانی میں عملی طور پر لے لے۔ دوسرے یہ کہ سرکاری کاغذات میں اسے مرتہن کی مقبوضہ ظاہر کیا گیا ہو۔ ایسے قبضہ کے بغیر چونکہ رہن مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کی آمدن لینے کا مرتہن حقدار نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ طریق ایک اور طرح سے سود کی راہ اختیار کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

سوال۔ والد نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اب لڑکی بالغ ہے۔ اور وہ اس نکاح پر راضی نہیں وہ کیا کرے۔ کیا وہ دوسری جگہ نکاح کرانے میں آزاد ہے۔

جواب۔ نابالغہ کے نکاح کی صورت میں اسے خیار بلوغ بہرحال حاصل ہے چاہے یہ نکاح اس کے والد نے پڑھایا ہو یا کسی اور نے شریعت نے اسے جو حق دیا ہے وہ کسی صورت میں بھی زائل نہیں ہو سکتا۔ نکاح کا تعلق اس کی زندگی سے ہے۔ اس لئے اس کی اجازت اور اسی کے اختیار کو اس میں بہرحال دخل حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلوغ کی حالت میں جو حق اسے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس عمر کو پہنچنے سے پہلے کسی کارروائی سے باطل نہیں ہو سکتا۔

نابالغی کا نکاح صرف اس قدر حیثیت رکھتا ہے کہ ولی نے اپنے حق کو جو اسے حاصل ہے استعمال کیا ہے۔ لیکن نکاح کی تکمیل کے لئے جہاں ولی کی اجازت ضروری ہے وہاں جس کا نکاح ہو رہا ہے اس کی رضا بھی ضروری ہے۔ لہٰذا اس کی رضا کا معاملہ اس وقت تک ملتوی رہے گا۔ جب تک وہ بالغ ہو کر صاحب اختیار نہیں ہو جاتی۔ ایک ایسا ہی معاملہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا۔ تو آپ نے لڑکی کو خیار بلوغ کے حق کے استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

ان جاریۃ بکراً اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(منتقی ص ۵۰۸ ج ۲ بحوالہ ابوداؤد)

یعنی ایک کنواری لڑکی آپ کے پاس آئی اور شکایت کی کہ اس کے والد نے اس کی مرضی کے خلاف اس کا نکاح کر دیا ہے اس پر حضور نے اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو رہنے دے۔ اور چاہے تو الگ ہو جائے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ عورت کو خیار بلوغ حاصل ہے۔ البتہ اس حق کا استعمال قاضی کے سامنے اپنے حالات بیان کر کے اس کی اجازت سے ہونا چاہیئے عدالت یا قضا کو واسطہ بنائے بغیر اس حق کی بنا پر کوئی عورت نکاح سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ولی کو جو حق حاصل ہے۔ اسے واقعات کی بنا پر جج یا قاضی ہی بے اثر قرار دے سکتا ہے۔ کوئی دوسرا اس حق کو چھین نہیں سکتا۔

ہدیۂ تشکر

مکرم ثاقب صاحب زیروی

حضرت آبا جان (حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب رضؓ) کی وفات حسرت آیات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ بزرگان کرام مخلصین سلسلہ اور درویشان قادیان نے ہم غم آفرینوں کو جس محبت دلجوئی۔ ہمدردی اور استقامت سے نوازا ہے۔ اس کا نقش ہم سب کے قلوب پر گہرا ہے۔ بلاریب اس دلجوئی نے ہمیں اس صدمۂ عظیم کو برداشت کرنے میں بڑی مدد دی ہے۔ ہم نے کوشش کی تھی کہ تمام محبان احمدیت کے گرامی ناموں کا فرداً فرداً جواب دیا جائے۔ لیکن بیشتر خطوط پر پتے درج نہ ہونے کے باعث ان کی خدمت میں اپنی طرف سے اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے اور دیگر افراد خاندان کی طرف سے دلی شکریہ جماعت کے محبوب جریدہ "الفضل" کے واسطہ سے پیش کرتا ہوں اس التجائیہ دعا کے ساتھ کہ ہمیں آئندہ بھی اپنی درد بھری دعاؤں میں یاد رکھا جائے کہ وہ جلیل و قدیر حضرت آبا جان کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ ہمارے زخموں پر اپنے فضلوں کے پھاہے رکھے۔ اور ہم سب کا ہر حال میں آپ کفیل بن جائے۔ آمین

(ناچیز ثاقب زیروی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

عید الاضحی بہت قریب آگئی ہے

قربانی کرنیوالے دوست توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

عید الاضحی یعنی قربانیوں کی عید بہت قریب آگئی ہے۔ اور انشاء اللہ پانچ یا چھ مئی کو ہوگی۔ جو دوست اس موقعہ پر میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ بہت جلد فی جانور ۳۵ پینتیس روپے کے حساب سے میرے دفتر میں رقم بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کروائی جا سکے۔ اس معاملہ میں توقف نہ کیا جائے۔ ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آتی ہے اور قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ آجکل ایک جانور کی قیمت اوسطاً ۳۵ پینتیس روپے ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۲-۴-۶۳

میرا سفر مشرقی پاکستان

مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس کہ اے اللہ میری امت کے لئے ان کے جمعرات کی صبح کے سفروں میں خاص برکت دے۔ اس دعا سے حصہ لینے کے لئے خاکسار نے کل بروز جمعرات ۱۸/۴/۶۳ علی الصبح ربوہ سے بذریعہ ریل کار سفر شروع کیا۔ متعدد احباب اور دوست وعزیز سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ سفر گو مشرقی پاکستان کا ہے اور تین ماہ کے لئے ہے مگر میری طبیعت کی کمزوری اور بلڈ پریشر کے باعث ذمہ داری کا احساس زیادہ ہے۔ دعاؤں سے آغاز سفر ہوا۔ لاہور سے ڈھاکہ کے لئے ہوائی جہاز کا سفر تھا۔ ایرپورٹ پر اقلیم صوفی رحیم بخش صاحب آف راولپنڈی صوفی خدابخش صاحب بی۔اے اور عزیز ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد لاہور جہاز کے اڑنے تک موجود رہے۔

میں نے اس سے پیشتر دو مرتبہ مشرقی پاکستان کے لئے ہوائی جہاز کا سفر کیا ہے پہلے جہاز عام طور پر چار اور پانچ گھنٹے کے درمیان لاہور سے ڈھاکہ لے جاتے تھے۔ مگر اب بوجیٹ طیارے شروع ہوئے ہیں یہ بہت تیز رفتار ہیں اور بارہ تیرہ سو میل کا یہ لمبا سفر صرف دو گھنٹے پانچ منٹ میں طے کر لیتے ہیں۔ ہر لمحہ اللہ تعالےٰ کی عظیم قدرتوں اور اسی کی طرف سے دی گئی انسانی عقول پر حیرت ہو رہی ہے سبحان من خالق۔

کل جہاز لاہور سے ذرا تاخیر سے اڑا۔ یونہی ہم جہاز میں بیٹھے تو لاؤڈ سپیکر سے سواریوں کو اطلاع دی گئی کہ اب جہاز اڑنے لگا ہے تیار ہو جائیے۔ سب پیٹیاں باندھ لیں اور کوئی صاحب سگریٹ نہ پئیں۔ اس مرحلہ پر سب لوگ دعا میں مشغول تھے۔ اعلانات بار بار ہوتے رہے پہلے اردو میں پھر بنگالی وانگریزی میں۔ اعلانچی نے جب کہا کہ "انشاء اللہ ہم مشرقی پاکستان کے مطابق سوا چھ بجے ڈھاکہ پہنچیں گے" تو اس وقت لفظ "انشاء اللہ" کا بہت مزہ آیا۔ غازی آباد۔ گیا اور لکھنؤ پر سے اڑتے ہوئے بھی اعلان میں بتایا گیا کہ ہم اس وقت ان شہروں پر سے گزر رہے ہیں۔ لاہور سے جب جہاز نے پرواز شروع کی تو بلند ہوتے وقت کچھ محسوس ہوتا تھا ایک جھٹکا سا لگتا ہے مگر جب جہاز تھوڑی دیر کے بعد تیس ہزار فٹ کی بلندیوں پر اڑنے لگا تو بالکل پرسکون تھا۔ اب عام سواریوں پر اور ہی رنگ تھا۔ سگریٹ نوشی شروع ہے خرید وفروخت ہو رہی ہے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہو رہی ہیں اخبارات کا مطالعہ ہو رہا ہے۔ جہاز نہایت عمدہ اور وسیع ہے اور اس کی سروس بھی بہت اچھی ہے۔ میں تو شروع سے آخر تک اس تصور سے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کتنی توفیق بخشی ہے اور کتنی سہولتیں عطا فرمائی ہیں دل ہی دل میں اس قادر و یگانہ خدا کی قدرتوں کے گیت گا رہا تھا اور زبان سے اس عرصہ میں سینکڑوں مرتبہ الہامی تسبیح وتحمید اور درود شریف یعنی "سبحان اللّٰہ وبحمدہ۔ سبحان اللّٰہ العظیم۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کا ورد کرتا رہا۔ دیگر دعاؤں کے علاوہ خاص رقت سے یہ دعا بھی کی کہ اے عظیم قدرتوں کے مالک خدا! تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ تو شافی مطلق ہے تو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ کو اپنی خاص قدرت سے صحت وعافیت عطا فرما تا آپ پھر ان عنِ توحید واسلام کے لئے شب و روز کام کریں اللہ تعالےٰ ان بلندیوں کی درد مندانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مشرقی پاکستان کے حصے میں بادو باراں کے باعث جہاز میں ہلکا سا فرق پڑتا رہا۔ ساڑھے چار بجے (مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق) کمپنی کی طرف سے مسافروں کو عصرانہ پیش کیا گیا اور اس کے پون گھنٹہ بعد بادلوں سے نیچا اترتا ہوا جہاز بارش کے دوران تیج گاؤں (ڈھاکہ) کے ایرپورٹ پر ٹھہر گیا۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالخصوص امیر جماعت ڈھاکہ جناب شیخ محمود الحسن صاحب، جناب صاحبزادہ مرزا ظہر احمد صاحب، جناب شیخ محمد سلیمان صاحب، جناب چوہدری لطیف احمد صاحب، جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں اور دیگر بہت سے دوست ایرپورٹ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ مصافحہ و معانقہ کے بعد ہم سب انجمن احمدیہ آئے اور جناب امیر صاحب مشرقی پاکستان جناب مولوی محمد صاحب بی۔اے جو ابھی کل ہی مغربی پاکستان سے واپس ۴

۴ آئے ہیں کے مشورہ سے فی الحال میری رہائش چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کی کوٹھی پر ہے جزاہم اللہ خیرا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی صحت وعافیت کاملہ عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خطوط کا پتہ:۔

انجمن احمدیہ ۴ بخشی بازار۔ ڈھاکہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

مسیح موعود علیہ السلام کا یہ لیکچر دنیا میں اتنی قبولیت حاصل کر چکا ہے کہ اس کے سینکڑوں ایڈیشن چھپ کر اب تک کئی زبانوں میں پبلک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے تراجم عربی۔ فارسی گجراتی۔ کنیاری۔ ہندی۔ گورمکھی۔ فرانسیسی ڈچ۔ سپینش۔ جرمنی۔ انڈونیشی۔ برمی۔ چینی سہیلی اور کئی دیگر زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں اور اس پر نہ صرف ایشیائی بلکہ مغربی اخبارات میں بھی ریویو لکھے گئے ہیں۔ چند ایک ملاحظہ ہوں:۔

"برسٹل ٹائمز اینڈ مرر نے لکھا:۔

"یقیناً وہ شخص جو اس رنگ میں یورپ وامریکہ کو مخاطب کرتا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا"

سپرچوئل جنرل بوسٹن نے لکھا:۔

"یہ کتاب بنی نوع انسان کیلئے ایک خالص بشارت ہے"

پی او کرادو جز یرکلپانی نے لکھا:۔

"یہ کتاب عرفانِ الٰہی کا چشمہ ہے"

تھیوسوفیکل بک نوٹس نے لکھا:۔

"یہ کتاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی بہترین اور سب سے زیادہ دلکش تصویر ہے"

انڈین ریویو نے لکھا:۔

"اس کتاب کے خیالات روشن، جامع اور حکمت سے پر ہیں اور پڑھنے والے کے منہ سے بے اختیار اس کی تعریف نکلتی ہے"

مسلم ریویو نے لکھا:۔

"اس کتاب کا مطالعہ کرنیوالا اس میں بہت سے سچے اور عمیق اور اصلی اور روح افزا خیالات پائے گا"

(بحوالہ "سلسلہ احمدیہ" مؤلفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ ۴۲۱)

الشرکۃ الاسلامیہ نے اس کو پہلی بار ۱۹۵۴ء میں شائع کیا تھا پھر ۱۹۵۸ء میں شائع کیا اور اب فروری ۱۹۶۲ء میں تیسری بار عکسی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ کاغذ اعلیٰ دیدہ زیب لکھائی چھپائی کے ساتھ مزین ہے یہ لیکچر نہ صرف احمدیوں اور غیر از جماعت مسلمانوں کے زیر مطالعہ رہنا ضروری ہے بلکہ چاہیئے کہ غیر مسلموں میں وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جائے۔

الشرکۃ الاسلامیہ سے حسب ضرورت طلب فرمائیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس لیکچر کی حقیقت یہ ہے کہ

"یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا۔ اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائے گی۔ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزہ ہے۔ مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ تا وہ قرآن شریف کے حسن وجمال کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور نور سے نفرت رکھتے ہیں:۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳)

درخواست دعا

ہم آٹھ آدمی ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ مقدمہ اب سیشن کورٹ میں ہے اور اب جلد ہی فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب جماعت خاص کر صحابہ کرام اور درویشان قادیان ہم سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس مقدمہ سے باعزت بری کرے۔ آمین۔

شریف احمد ویڑھوی

کرونڈی ضلع خیرپور (سابق سندھ)

۲۔ خاکسار چند دنوں سے بعارضہ نزلہ زکام وبخار بیمار ہے۔

احباب جماعت سے کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد سالک محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

معاصرین سے

غلاف بیت اللہ کی نمائش۔ قادیانی وزیر انصاف۔ مذہب کے نام پر خونی ڈرامے

ہمارا قومی مزاج

مجھے بہت پہلے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ جماعت اسلامی، اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک عظیم فتنہ بننے والی ہے۔ میرے بعض احباب کو میرے اس اندازہ سے کچھ اختلاف تھا۔ لیکن غلاف کعبہ کی آڑ میں اس جماعت نے بدعت اور اہل بدعت کی حمایت میں جو تحریک چلائی ہے اس کو دیکھ کر شاید ہی اب کوئی سوجھ بوجھ رکھنے والے آدمی میرے اس اندازہ کو غلط قرار دے سکے۔ اگر دین کے حامیوں نے اس موقعہ پر غفلت برتی تو مجھے ڈر ہے کہ ہمارے یہ نئے مبتدعین ان لوگوں کے نظریات اور عقائد بھی بگاڑ کے رکھ دیں گے۔ جن کے عقائد و نظریات شرک و بدعت سے اب تک ملوث نہیں ہوئے تھے یہ ہنگامہ اٹھانے والوں کی طرف سے ایک پمفلٹ بھی چھاپ کر بڑی سرگرمی سے فروخت کیا جا رہا ہے وہ بھی میری نظر سے گذرا ہے اس میں جو پرفریب مغالطے دئے گئے ہیں ان کا بھی پردہ چاک کرنے کی ضرورت ہے یہ پمفلٹ پڑھ کر اس ذہنی اخلاقی اور ایمانی انحطاط پر مجھے بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ جس میں اب جماعت کے کافی حضرات مبتلا ہو چکے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اب کے لاکھ جتن سے بیمار ہو کر لوٹا ہوں جس کے سبب سے حلقہ تدبر قرآن کے سوا دوسرے لکھنے پڑھنے کے کام میں ابھی تک شروع نہیں کر سکا ہوں۔ اگر طبیعت اچھی ہوتی تو میں خود اس مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ لکھتا دعا کرتا ہوں کہ آپ اس موقع پر احقاق حق کا صحیح حق ادا کر سکیں۔ والسلام

امین احسن اصلاحی

(المنبر ۵ راپریل ۱۹۶۳ء)

مذہب کے نام پر خونی ڈرامے

"مسلمان اعتقادی طور پر بہت جذباتی ہے اور آنحضرت ختمی مرتبت کی عزت و عظمت کے باب میں تو معاملہ عقل کی حدود سے بہت آگے عشق و محبت کی فضاؤں میں پرواز کرتا ہے جب کسی شخص یا طبقے کے بارے میں یہ کہہ دیا جائے کہ وہ رسول پاک کا گستاخ اور بے ادب ہے تو خواہ یہ الزام غلط ہی ہو تمام مسلمان کے لئے اس صورت میں آئین کی پابندی اور قانون کا احترام بہت نازک صورت اختیار کر جاتا ہے۔ جب تک ایسے اشتعال انگیز ریمارکس اور ایسی غلط فتوے بازی پر کوئی باضابطہ پابندی نہیں لگتی۔ اس وقت تک ان خونی ڈراموں کے پس پشت مذہب کے نام پر نام نہاد مفتیان کرام برابر کھیلتے رہیں گے اور دارالتکفیر کے شکم پرست مجاوروں کے ہاتھوں مسلمانوں کا ناموس کسی طرح بھی محفوظ و مصئون نہیں رہ سکتا۔"

(دعوت ۱۹ راپریل ۱۹۶۳ء)

ہمارا قومی مزاج

عوام کتاب و سنت سے جہل و ناواقفی کے باعث ہمارا قومی مزاج کچھ اس قسم کا بن گیا ہے کہ اگر ان کے سامنے سنت کو پیش کیا جائے تو اس طرح بدکتے ہیں کانھم حمر مستنفرۃ۔ لیکن اگر خود ساختہ رسوم اور قصص و روایات بے اصل پیش کی جائیں تو بے حد خوش اور متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم نے ایسی آیات کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے

ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا۔ وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا۔

اگر وہ دیکھیں ہدایت کی سیدھی راہ سامنے ہے تو کبھی اس پر نہ چلیں اور اگر دیکھیں ٹیڑھی راہ سامنے ہے تو فوراً چل پڑیں۔

غلاف کعبہ کا جلوس، اس کو قدم قدم پر چومنا اس پر پھولوں کی بارش اس کے سامنے جھنڈیاں اور اس کے توسط سے دعا وغیرہ اس کی بہترین مثال ہے۔ اس معاملہ میں سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس بدعت کی قیادت ان علماء کرام نے کی۔ جن کے علم و فضل، جن کے فکر و دانش کو مذہب و سیاست میں ایک درجہ امامت حکم سمجھا جاتا ہے۔ ہمیں سنایا جاتا ہے کہ ماہ حرام، ہدی، قلائد بار جو ہدی کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں اور بیت الحرام کے قصد سے سفر کرنے والوں کو اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ قرار دیا ہے اور جو شخص شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی نشانی ہے۔ یہ چیزیں کعبہ کی طرف نذر کے طور پر لے جانے کی وجہ سے شعائر اللہ بن گئیں۔ نتیجہ غلاف چونکہ کعبہ کی طرف لے جایا جا رہا ہے لہٰذا ایک شعائر الٰہی ہوا۔ بجا درست۔ لیکن ہمیں بڑی خوشی ہوتی اگر یہاں دو چیزوں کو اور صاف کر دیا جاتا:

(۱) جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ قرار دیا ہے کیا ان کے علاوہ اللہ کے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اور چیز کا اضافہ کیا؟ اگر نہیں کیا تو آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ اپنے اجتہاد سے ان میں اور چیزوں کو داخل فرمائیں۔ آج آپ غلاف کعبہ کو داخل فرماتے ہیں۔ کل کو بیسیوں دوسری چیزیں داخل کی جائیں گی۔ کیا ان پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد من احدث فی امرنا فھو رد۔ صادق نہیں آتا۔ دوسرا اہم سوال قابل غور یہ ہے کہ اس "تعظیم" کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس میں جلوس بھی شامل ہے۔ جس کی قیادت ایک اسلامی جماعت کا امیر یا اس کے حواری کر رہے ہوں۔ کیا پھولوں کا نچھاور کرنا اس کو بوسہ دینا بھی شامل ہے آپ کا ایک بڑا طبقہ تو تعظیم میں سجدہ کو بھی جائز رکھتا ہے اور فی الحقیقت ایسی بلکہ اس سے بھی زیادہ قبیح حرکات کا ارتکاب بعض لوگوں نے تو اپنی جانیں بھی نذر کر دیں کیا لوگ شہادت کے مقام کبریٰ پر فائز سمجھے جائیں آپ ضرور فرمائیں گے کہ آپ کو یہ خیال نہ تھا کہ لوگ اس حد تک چلے جائیں گے؟ ہم باادب درخواست کرتے ہیں کہ آپ کو کیوں ایسا خیال نہ آیا۔ کیا ایک ایسے شخص کو جو کسی حد تک بجا طور پر مفکر اسلام کہلاتا اور سمجھا جاتا ہے۔ جس کے ہاتھوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کی عنان قیادت ہو سزاوار ہے کہ وہ اپنے وقت کے انسانوں کا اتنا بھی مزاجدان نہ ہو کہ اگر ان کے سامنے تھوڑا سا بھی غلط قدم اٹھایا گیا تو وہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جائیں گے؟ حالانکہ آج سے کئی سو سال پہلے ایک خدا پرست انسان کہہ چکا ہے۔ ؎

بہ نیم بیضہ جو سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

اسی کے لگ بھگ پنجابی کی ایک مشہور ضرب المثل

گوروجنہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ

تعجب ہے کہ جس حقیقت کو دیہات کے عوام تک جانتے ہوں اس کو وقت کا ایک جید عالم ایک بہت بڑی جماعت کا امیر و پیشوا نہ پا سکا ع تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو۔ غلاف کی اس وقت حیثیت سوائے ایک خوشنما کپڑے کے کیا ہے جسے ایک نیک کام کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس کا ایک جلوس نکالتے ہیں اور اپنی قیادت سے نکالتے ہیں تو مریداں باصفا اگر اس کی پوجا نہ کریں تو ان کی محبت کعبہ اور پیر سے ارادت دونوں محل نظر۔ پھر ابھی تک یہ بھی متعین نہیں کہ یہ غلاف بیت اللہ پر ضرور چڑھایا جائے گا۔

غلاف کعبہ اور مزار شیخ علی ہجویریؒ

کہتے ہیں کہ غلاف کعبہ کو بایں تزک و احتشام حضرت شیخ علی ہجویریؒ کے مزار پر بھی لے جایا گیا اور وہاں کچھ رسوم ادا کی گئیں۔ معلوم نہیں کہ اس سے مقصود علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی تقدیس میں اضافہ کرنا تھا یا غلاف کعبہ کی تطہیر مقصود تھی۔ اس بدعت کے دور رس نتائج ہ اس میں کلام نہیں کہ مولانا کا غلاف کعبہ کے سلسلہ میں یہ جوش و ولولہ ان کی اور ان کی جماعت کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافہ کا باعث ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ ملکی سیاست میں ان کی عظیم کامیابی کا باعث ہو لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ ایک عظیم بدعت ہے جس کی ایک اہل علم کے ہاتھوں دی گئی اور جس کے برگ و بار آئندہ بہت ہی پھوٹیں گے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ مسلمانوں میں تعزیہ کے مقابل کی کوئی چیز نہ تھی۔ غلاف کعبہ یقیناً اہل سنت کے لئے تعزیہ ثابت ہوگا یا رومن کیتھولک رومامیں کرسمس کے دنوں جو ایک تاریخی جلوس نکالا کرتے ہیں۔ غلاف کعبہ کا یہ جلوس اس کا مثیل ہوا کرے گا۔ اور جو رسوم شیعہ بھائی تعزیوں کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔ وہی سنی بھائی غلاف کعبہ کے سلسلہ میں ادا کیا کریں گے اور مولانا کا یہ شاہکار قرآن پاک کے الفاظ میں ان کی یاد کو سال بسال تازہ کیا کرے گا۔

(مولانا محی الدین احمد قصوری)

(المنبر لائلپور ۱۹ اپریل)

قادیانی وزیر انصاف

قادیانی اخبار الفضل کی روایت کے مطابق ٹانگانیکا کے قادیانی شیخ امری عبیدی کو ٹانگانیکا کا وزیر انصاف مقرر کیا گیا ہے۔ امری عبیدی خود اسلام کے نام پر قادیانیت کا شکار ہو گئے ہوں مگر وہ بعد میں ربوہ آئے اور دو سال تک جامعۃ المبشرین ربوہ ربوہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور اب انہیں وہاں کی حکومت نے وزیر انصاف بنا لیا ہے ——— قادیانیوں کے خلاف خالی غرغرہ آرائی کو دین کی خدمت یقین کرنے والے کیا قادیانیوں کی ان کامیابیوں کو التفات کا مستحق نہیں سمجھتے (المنبر ۲۹ مارچ)

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب کیمبرج روڈ کا نام قاسم روڈ رکھ دیا گیا ہے۔

احباب میرے ساتھ خط و کتابت میں "کیمبرج روڈ" کی بجائے "قاسم روڈ" لکھا کریں۔

ملک عمر علی احمد۔ کھوکھر
امیر جماعت ہائے احمدیہ۔ ضلع ملتان
کوٹھی نمبر ۱ قاسم روڈ ملتان چھاؤنی

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

احباب کرام جنہوں نے چندہ ارسال فرمادیا ہے۔ اُن کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمادے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

نام		رقم
صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ (اقساط)		۱۰-۵۰
ملک غلام رسول صاحب دکھ چراگاہ بھیرہ		۹-۰۰
مخدوم بشیر احمد صاحب	″	۶-۲۵
مخدوم محمد ایوب صاحب میانی سرگودہا		۱۳-۰۰
مخدوم السلطان احمد صاحب	″	۶-۲۵
ملک محمد افضل صاحب گھوگھیاٹ	″	۸-۰۰
ملک غلام حسین صاحب	″	۱۲-۲۵
قاضی کامل دین صاحب	″	۶-۲۵
ملک نور الہیٰ صاحب بھلوال		۶-۳۷
اہلیہ صاحبہ سردار عبدالرحمٰن مرحوم	″	۶-۰۰
چوہدری محمود احمد صاحب امیر جماعت چک ۹ ث سرگودہا معہ اہل و عیال		۱۳-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب معہ اہل و عیال	″	۷-۸۸
″ بشیر احمد صاحب	″	۷-۸۸
″ شریف احمد صاحب	″	۷-۸۸
″ عبدالخالق۔ محمود احمد و محمد صدیق	″	۶-۲۵
″ کرامت اللہ صاحب	″	۶-۳۷
مولوی غلام حسین صاحب	″	۱۴-۴۳
چوہدری فتح علی صاحب معہ اہل و عیال	″	۸-۲۵
″ غلام علی صاحب	″	۷-۰۵
″ پیر احمد صاحب	″	۶-۲۵
بابا نتھے خاں و سلیمان معہ اہلیہ صاحبہ	″	۶-۳۷
چوہدری عبدالرب صاحب معہ اہل و عیال	″	۶-۱۲
″ مبارک احمد صاحب	″	۱۲-۰۰
ملک محمد اسلم صاحب	″	۶-۰۰
چک ۹۹ شمالی۔ بلا تفصیل		۵۴-۰۰
چوہدری فتح محمد خاں صاحب چک ۲ گ جنوبی سرگودھا		۳۲-۰۰
″ فتح علی صاحب	″	۱۱-۰۰
″ محمد شریف صاحب	″	۶-۰۰
″ عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار		۱۳-۰۰
″ خان محمد صاحب	″	۷-۰۰
″ محمد شفیع صاحب	″	۷-۰۰
رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب		۶-۱۲
بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد نواز صاحب	″	۷-۰۰
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب	″	۷-۰۰
چوہدری بنی احمد صاحب پریذیڈنٹ	″	۱۳-۰۰
چوہدری مختار احمد صاحب	″	۶-۷۵
چوہدری فیروز خان صاحب	″	۱۰-۰۰
عبدالستار صاحب للیانی		۶-۰۰
غلام حسین صاحب۔ محجوکہ سرگودھا		۶-۰۰
میاں محمد صاحب چوکیدار	″	۶-۰۰
شیخ دوست محمد صاحب پریذیڈنٹ کوٹ مومن		۱۳-۰۰
کنبہ شیخ منیر احمد صاحب	″	۴-۰۰
شیخ ظہور احمد صاحب	″	۱۲-۰۰

نام		رقم
محمد عبداللہ صاحب	ادرحمہ	۶-۰۰
ماسٹر محمد اکرم صاحب	″	۶-۰۰
چوہدری محمد سعید صاحب	″	۶-۰۰
نذر محمد صاحب	″	۶-۰۰
ماسٹر احمد الدین صاحب	″	۶-۰۰
غلام محمد صاحب	″	۶-۰۰
قمیر محمد	″	۶-۰۰
چوہدری جلال الدین صاحب معہ اہل و عیال	چک ۳۱ جنوبی	۱۲-۰۰
چوہدری محمد الدین صاحب	″	۶-۱۲
″ احمد الدین صاحب	″	۶-۵۰
ملک فیروز خان صاحب	قائد آباد	۶-۰۰
جان محمد صاحب	″	۶-۰۰
ملک میجر شمیم احمد صاحب (قسط)	جوہر آباد	۱۷-۰۰
چوہدری عبدالحق صاحب	چک ۲ ٹی ڈی اے	۱۰-۰۰
رائے محمد معصوم صاحب صدر جماعت	چک منگلا	۷-۲۵
اللہ بخش صاحب اقل	″	۱۰-۰۰
حاجی صالح محمد صاحب معہ خاندان	″	۱۵-۸۵
ولی محمد صاحب	چک ۳۴ ایم بی	۶-۰۰
حکیم محمد نذیر صاحب	منگھیر ڈاکخانہ صابو والی	۶-۰۰
منجانب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم		۶-۰۰
″ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام		۶-۰۰
″ اہلیہ صاحبہ		۶-۰۰
″ بچگان		۶-۰۰
چوہدری یوسف علی صاحب	چک ۲۱ جنوبی	۱۳-۰۰
مکرم میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے	جھنگ	۱۵-۵۴
اہلیہ صاحبہ	″	۶-۳۱
میاں علی محمد ولد مولا بخش صاحب	جھنگ صدر	۶-۷۵
میاں شیر محمد صاحب	″	۶-۵۰
چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب	″	۶-۰۰
مکرم میاں ناصر علی صاحب	″	۱۳-۰۰
محمد صدیق صاحب	″	۶-۳۷
میاں طفیل محمد صاحب	″	۶-۳۶
چوہدری سردار احمد صاحب	″	۶-۰۶
عبدالستار صاحب	″	۶-۵۰
قاضی عبدالرحمٰن صاحب	″	۶-۸۷
سید منیر احمد شاہ صاحب	″	۷-۵۰
اہلیہ صاحبہ محمد یاسین صاحب	″	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ میاں علی محمد صاحب	″	۶-۴۴
محمد صابر صاحب		۶-۳۷
محمد صادق صاحب		۶-۴۴
میاں حمید احمد صاحب بشیر		۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ	″ ″	۶-۲۵
زینب بی بی صاحبہ		۶-۰۰
بشیر الدین صاحب		۶-۲۵
محمد تقی صاحب		۶-۰۰
محمد اسلم صاحب بٹ	احمد نگر	۶-۰۰
مستری غلام محمد صاحب	″	۱۰-۲۵
صوفی عبدالغنی حبشی	″	۷-۱۸
مولوی عبدالرحیم صاحب	ڈاور	۶-۰۰

نئے سال کا عزم

مکرم ناظر صاحب بیت المال ——— ربوہ

صدر انجمن احمدیہ کا نیا سال یکم مئی ۱۹۶۳ء سے شروع ہورہا ہے اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے۔ کہ نئے آئندہ سال کے لئے نیک اور اعلیٰ عزائم کا ارادہ کریں اور پھر انہیں پورا کرنے کے لئے سال بھر پورے ذوق اور شوق سے کوشش اور محنت کریں۔ اللہ تعالےٰ سورۃ فاطر کے دوسرے رکوع میں فرماتا ہے کہ۔ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ط یعنی پاکیزہ باتیں۔ (الفاظ اور قول و قرار) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اٹھتے ہیں۔ اور مناسب حال اعمال انہیں اٹھاتے ہیں۔ (سہارا دیتے ہیں)

آج سے سات سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"جب تک تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کی آمد میں پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیگی اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے" (خطبہ جمعہ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۵۶ء) اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ۔ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی کل وصولی مبلغ نو لاکھ روپیہ کے اندر تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر کرم کیا۔ اور گزشتہ سال یہ وصولی مبلغ پندرہ لاکھ کے قریب پہنچ گئی۔ اور اس سال یعنی ۱۹۶۳-۶۲ء کی وصولی امید ہے کہ سترہ لاکھ روپے کو پہنچ جائیگی۔ پس آیئے ہم یہ عہد کریں۔ کہ آئندہ سال اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم ان چندوں کی مبلغ پچیس ۲۵ لاکھ روپے سے بڑھا دیں گے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ اور پھر تن۔ من۔ دھن سے اس غرض کیلئے زور لگانا شروع کردیں۔

سورۃ توبہ کے تیرھویں رکوع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ الٰہی جماعتوں میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

اوّل وہ خوش قسمت گروہ جنہیں کسی قسم کی تحریص یا ترغیب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اپنے ایمان کی روشنی میں سب سے آگے آگے چلتے ہیں۔ اور دلی شوق اور رغبت سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ یہ لوگ السابقون الاولون کہلاتے ہیں۔ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خطاب پاتے ہیں۔

دوسرے وہ بدبخت لوگ جو الٰہی جماعت میں شامل ہونیکے باوجود ایمان کی دولت سے بے نصیب رہتے ہیں ... اور مالی اور جانی قربانیوں سے بھی جی چراتے ہیں۔ اور وہ عبادت میں بھی سستی دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ منافق کہلاتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ اسی سورۃ کے دسویں رکوع میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے مغفرت مانگے۔ تو بھی اللہ تعالےٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ کیونکہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ العیاذ باللہ

تیسرے وہ لوگ ہیں جو نیک عملوں کے ساتھ کوئی گناہ بھی کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن جلد ہی اپنے گناہوں کا اقرار کر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ اللہ تبارک تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے قوی امید ہوتی ہے۔ کہ اللہ انہیں معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لیکن شرط یہ ہے کہ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم ط واللہ سمیع علیم ہ (سورۃ توبہ ع ۱۳) فرمایا (اے رسول!) تو ان کے مالوں میں سے ضرور چندہ لے۔ تا تو انہیں پاک بھی کرے اور ان کی ترقی کے سامان بھی مہیا کرے اور ان کےلئے دعا بھی کر تا رہ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا ہے۔ اور جاننے والا ہے۔

یہ تاکیدی حکم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر مومنوں کو نفس کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مالی قربانیوں کے بغیر کوئی الٰہی جماعت ترقی کر سکتی ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص امام وقت کی دعاؤں کا بھی مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس زمانے کے مامور کو شناخت کرنیکی توفیق عطا فرمائی۔ اور اسکی جماعت میں شامل ہو کر دین اسلام کی خدمت کا موقع عطا فرمایا ہمیں اس احسان کی قدر کرنی چاہیئے اور اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ ایسے مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تم میں سے ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں صحابیت کا مقام حاصل کرنے کی تڑپ تھی اللہ تعالےٰ نے ایک اور دروازہ کھول دیا جسطرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ۔

مبارک وہ جو ایمان لایا صحابہ کو ملا جب مجھکو پایا

اسطرح وہ لوگ جن کا میرے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق ہے اور جن کو اللہ تعالےٰ نے مختلف خدمات میں میرا ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مجھکو پالیا تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے صحابہ سے جاملے ہزاروں ہزار اور لاکھوں لاکھ افراد جو اس وسیع دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق خدا تعالےٰ یہ دیکھتے ہوئے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام تلوار سے نہیں پھیل رہا بلکہ دلائل براہین کے ذریعہ پھیل رہا ہے۔ اور دلائل اور براہین کے ذریعہ ہمیشہ آہستہ آہستہ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے صحابیت کے ظل اور اس کے سایہ کو لمبا کر دیا تاکہ ایک عرصہ دراز تک دنیا اس نعمت سے مستفیض ہوتی رہے۔ اور صحابیت کے فیض سے مستفیض ہونے والے لاکھوں افراد دنیا میں اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے رہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے یہ ایک نیا باب کھول کر اپنی عظیم الشان رحمتوں سے ہمیں نوازا ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء)

لہذا آیئے آج سے اس نعمت سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کیلئے کمر ہمت کس لیں۔ اور اگر پہلے اس بارہ میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو آئندہ اس ...

ناظر بیت المال ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے ــــ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

ــــ اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ــــ

مسل نمبر ۱۷۰۳۷ میں نسیمہ صالحہ شازی زوجہ مبارک احمد صاحب لقاپوری قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-4-106 ایبے سینیا لائنز کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ تین ہزار روپے جو میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ (۱) گلوبند طلائی ایک عدد وزنی ۲ تولہ (۲) گھر طلائی ایک عدد وزنی ½۲ تولہ (۳) ٹکہ طلائی ایک عدد وزنی ۱ تولہ (۴) کڑے طلائی ایک جوڑی وزنی ½۲ تولہ (۵) ہار طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ (۶) ٹاپس طلائی وزنی ایک تولہ (۷) انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزنی ½۱ تولہ۔ کل وزن جملہ اشیاء ½۱۱ تولہ ہے۔ قیمت ۱۲۶۵ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے حق مہر و زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کرلوں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۶ فروری ۱۹۶۳ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ نسیمہ صالحہ شازی۔ گواہ شد۔ سردار محمد زعیم کراچی۔ گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

مسل نمبر ۱۷۰۳۸ امیں رشیدہ بیگم زوجہ علی محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قصور حال معرفت علی محمد صاحب جمعدار اکاؤنٹ ڈپو ڈی ایس ڈی ورکشاپ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) کانٹے ایک عدد قیمتی ۱۳۵ روپے (۲) انگوٹھی ۲ عدد قیمتی ۱۰۰ روپیہ (۳) پازیب چاندی تقریباً ۸ تولہ ۱۲ روپے (۴) لاکٹ سونے کا تقریباً پون تولہ ۱۰۰ روپے (۵) حق مہر ۸۰۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ کل قیمت جائداد رقم ۱۱۴۷ روپے ہے مبلغ ایک ہزار ایک سو سینتالیس روپے جو کہ اس وقت میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ رشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد جمعدار علی محمد خاوند موصیہ گواہ شد محمد احمد مولوی فاضل اکاؤنٹس ڈپو کوئٹہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز وحید احمد اللہ تعالیٰ کے فضل سے امتحان میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اس خوشی میں میری اہلیہ صاحبہ نے مسجد بیرون کے لئے چندہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے آمین

شیخ حمید احمد مسجد احمدیہ گول منشی محلہ لائلپور

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸ اپریل کے صفحہ ۳ پر "تعدد ازدواج کے متعلق اسلامی تعلیم" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہوا ہے اس کے آخری پیرا میں سہو کتابت سے "جائز قرار دیا ہے" کی بجائے "ناجائز قرار دیا ہے"۔ کا فقرہ شائع ہوگیا ہے، جو صحیح نہیں احباب تصحیح فرمالیں

قبول اسلام

میں مسمی چنن ولد جوندا۔ قوم عیسائی۔ سکونت چک ۱۰۱ گ ب ضلع لائلپور نے برضاء و رغبت اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور میرا نام برکت علی رکھا گیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے یاد فرمایا جائے

نشان انگوٹھا : برکت علی نومسلم کارکن نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

ریلوے کلرکوں کی ضرورت

کلرک کم ٹائپسٹ۔ گریڈ دوم۔ دس آسامیاں۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ شرائط : میٹرک سیکنڈ ڈویژن سپیڈ ۳۰۔ عمر ۱۵/۵/۶۳ کو ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں بحوزہ فارم قیمتی یک روپیہ بشمول نقول سندات ۱۵/۵/۶۳ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو۔ آر ملتان۔ (پ ۔ ٹ ۱۸/۴/۶۳) (ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

آج مورخہ ۲۲/۳/۶۳ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سید محمد عثمان شاہ صاحب ابن مکرم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب ساکن احمد نگر حال کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ کا نکاح مسماۃ زبیدہ شفقت بنت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخاں سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ اور ہر حال میں اپنا فضل شامل حال فرمائے۔ آمین

محمد سلیم احمد کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ میرے بھائی عزیز مکرم عبدالرشید صاحب فوزی ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ نعیمہ امۃ السمیع صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب ڈائرکٹر اری گیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر محترم الحاج میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمایا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے برکت اور خیر اور سعادت کا موجب بنائے آمین (عبدالحلیم جوزا بی اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

احمدی بچوں کیلئے تربیتی پروگرام

مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ ربوہ

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے احمدی بچوں کی بھلائی کے لئے ایک دو سالہ پروگرام پیش کیا گیا ہے جس کے مطابق چار امتحان ہوں گے۔

(۱) ستارہ اطفال (۱۹ مئی ۱۹۶۳ء) (۲) ہلال اطفال (۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء) (۳) قمر اطفال (۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء) (۴) بدر اطفال (۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء)

یہ پروگرام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود کے مختلف ارشادات کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ مثلاً

(۱) "حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ فروری ۱۹۳۹ء میں فرمایا "میں نے پہلے بھی متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں کوششیں اور قربانیاں کی ہیں۔ وہ بھی سب رائیگاں گئیں۔ ..... اسی طرح ضروری ہوتا ہے کہ جانی تعلیموں کے نیک نتائج کا بھی ایک لمبے عرصہ تک انتظار کیا جائے ...... اگر ہم نے اس تسلسل کو قائم نہ رکھا تو یہ ہماری موت کی علامت ہوگی۔ پس ضروری ہے کہ ہم اس تسلسل کو قائم رکھیں ... "۔ اپنی اولادوں کی مسلسل تربیت کو جاری رکھنا ایک اہم سوال ہے" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

اسی اہم سوال کو حل کرنے کے لئے حضور نے مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا اور اب اس شعبہ نے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ "دو سالہ پروگرام" پیش کیا ہے جو ایک دفعہ مکمل ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے رائج ہو سکے گا۔ اور اس طرح ہمیں اپنی اولادوں کی مسلسل تربیت کو جاری رکھنے میں مدد دے گا۔

(۲) اسی خطبہ میں پھر حضور فرماتے ہیں "میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں"

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس پروگرام میں اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیم کو زبانی یاد کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ تا اسلامی جذبات اور خیالات بچپن سے ان کے اندر راسخ ہو جائیں۔ کیونکہ عادات کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہی ہوتا ہے۔

(۳) ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں "گو تفصیلی طور پر تمام اخلاق کا پیدا کرنا ہی ضروری ہے۔ مگر یہ تین باتیں خاص طور طور پر ان میں پیدا کی جائیں۔ یعنی نمازوں کی باقاعدگی کی عادت۔ ۲۔ سچ کی عادت ۳۔ اور محنت کی عادت" (الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

اس ارشاد کی تعمیل اس طرح کی گئی ہے کہ ہر امتحان میں نماز اور نماز با ترجمہ کو زبانی یاد کرنے کے علاوہ نماز با جماعت کی ادائیگی بھی لازمی قرار دی گئی ہے سچائی محنت اور اس پر مداومت کی عادت ڈالنے کے لئے صحابہ کے حالات کو کہانیوں کے رنگ میں پیش کیا جائے گا پھر بعض ایسے امور سرانجام دینے ہوں گے جن سے محنت کی عادت پڑ جاتی ہے۔ مثلاً پیدل سفر کرنا۔ شجر کاری۔ کسی ایک کھیل میں اچھا کھلاڑی بننا وغیرہ۔

۴۔ الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء میں حضور کا یہ ارشاد بھی ہے۔ "یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جاتا ہے ..... آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے۔ لہذا بچے کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع کرنی چاہیئے"

دو سالہ پروگرام بناتے وقت حضور کا مندرجہ بالا ارشاد پیش نظر رہا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ علمی و ورزشی اور دیگر ایسی باتیں جمع کر دی جائیں جن میں بچے اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے دلچسپی لیں اور اگر والدین و افسران مجالس اس بارہ میں ذرا سی کوشش کر کے بچوں کو اس راہ پر لگا دیں تو وہ اس پروگرام کے ذریعہ سے آوارگی سے یقیناً بچ نکلیں گے۔ اور اپنے لئے اپنے خاندان کے لئے مفید اور کارآمد وجود بن سکیں گے ملک و ملت کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکیں گے اور احمدیت کا نام روشن کرنے والے ہوں گے۔ م

ایک ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال آپ کا اپنا قومی ادارہ ہے جو بیماروں کی طبی خدمت کا کام بلا لحاظ مذہب و ملت کر رہا ہے اس کی عمارت کا کچھ حصہ زیر تعمیر ہے جس کے لئے رقم کی فوری ضرورت ہے احباب اس کے لئے عطایا جات دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

عطایا کی رقوم ہسپتال کی امانت "تعمیر ہسپتال" دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جا سکتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۴۔ بچے اس پروگرام سے کیا سیکھیں گے۔

(۱) نماز اور اسلام کے بنیادی ارکان (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور دس اہم صحابہ کے حالات واقعات کے رنگ جو بچوں کو ذہن نشین کروانے آسان ہوں گے۔ (۳) قرآن مجید کی بعض سورتیں زبانی یاد ہوں گی اور ترجمہ قرآن کی ابتدا ہو جائے گی۔ (۴) ادعیۃ القرآن و ادعیۃ الرسول زبانی یاد ہو جائیں گی۔ (۵) مجددین اسلام کے حالات معلوم ہوں گے۔ (۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء اور دس اہم صحابہ کے حالات واقعات کے رنگ میں معلوم ہوں گے (۷) جنگ بدر۔ احد۔ فتح مکہ کے حالات کا علم ہوگا۔ (۸) نماز کی باقاعدگی۔ جلسوں میں وقت کی پابندی اور چندہ کی ادائیگی کی عادت ہو جائے گی (۹) خدمت خلق کے کام سرانجام دے گا (۱۰) اپنی جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ صحت کو بہتر بنا سکے گا۔ (۱۱) اپنے کام کو اپنے ہاتھ سے کرے گا کپڑے دھونا پھلدار درخت لگانا۔ بوٹ پالش کرنا۔ کتاب کی جلد کرنا۔ مسجد کی صفائی کرنا۔ بجلی کا فیوز لگانا وغیرہ۔ (۱۲) تقریر و تحریر کے میدان میں آگے آنے کی کوشش کرے گا اور سکول کے کام میں چست ہو جائیگا۔ اسی طرح کے اور بہت کام علمی اور عملی لحاظ سے کرنے ہوں گے۔

بالآخر اگر بچہ ان امتحانات کو اول دوم سوم نمبر پر پاس کرے گا تو بالترتیب ۵۰ روپے، ۳۰ روپے اور بیس روپے بطور انعام بھی حاصل کرے گا۔

مختصر یہ کہ اس پروگرام کے ذریعہ سے بچوں کو مختلف مشاغل میں دلچسپی لینے کے لئے تیار کیا جائے گا تا وہ بڑے ہو کر دین و دنیا کے سردار بنیں اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کے آنیوالے عظیم الشان غلبہ میں وہ بھی حصہ لے سکیں۔

ایک اہم گر:-

اس پروگرام کی کامیابی کا ایک گر ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالے کے الفاظ میں یوں ہے

"اگر ماں باپ بھی کہیں استاد بھی کہیں اور دوسرے لوگ بھی کہتے رہیں تو وہ بات ضرور دل میں راسخ ہو جاتی ہے"

پس والدین۔ استاد اور افسران جماعت و مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس طریق کو استعمال کریں اور سب احمدی بچوں کو اس پروگرام کے ماتحت امتحانوں میں شامل کرائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "الدال علی الخیر کفاعلہ" (کہ نیکی کی طرف ترغیب دینے والے کو بھی نیکی کرنے والے جیسا ثواب مل جاتا ہے) کے مطابق ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالے ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

نوٹ:۔ ان امتحانات کا کورس اور جوابات بچوں کے رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں ہر ماہ شائع ہو رہے ہیں۔ دوست اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

درخواست دعا۔ کچھ دنوں سے خاکسار کی دونوں کلائیوں میں شدید درد کی شکایت ہے۔ بعض اوقات دائیں کلائی کا درد تو ناقابل برداشت شدت اختیار کر جاتا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اس تکلیف کو دور فرمائے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ (خادم عباد اللہ گیانی کارکن دفتر الفضل ربوہ)